** 'تجسس اور یقیں **

مِرے کُوچے میں رہتے ہیں مسلسل ہی مکیں دونوں
بڑے دیرینہ ہمسائے تجسس اور یقیں دونوں

بظاہر تو یہ دونوں ہی ہمیشہ ساتھ رہتے ہیں
مگر رشتہ ہے پیچیدہ ذرا محتاط رہتے ہیں

تجسس کا امیں بلھا کہے 'میں کون ہوتا ہُوں؟'
یقیں کہتا پھرے موسیٰ ہُوں میں فرعون ہوتا ہُوں

تجسس کا دھیاں رہتا ہے مستقبل کی راہوں میں
یقیں آرام فرماتا ہے ماضی کی پناہوں میں

تجسس حل نکالے ہے سوالوں کا حسابوں سے
یقیں کا ٹوکرا پُر ہے محض فرضی جوابوں سے

تجسس ہر کسی کی بات کو سن کر پرکھتا ہے
یقیں اپنے سوا ہر بات کو سن کر جھٹکتا ہے

Faqeer Sein

تجسس ناؤ گھڑتا ہے سمندر پار کرنے کو
یقیں کشتی جلا دیتا ہے بس یلغار کرنے کو

تجسس راستوں کو راستوں سے جوڑ دیتا ہے
یقیں انسان کو اندھی گلی میں چھوڑ دیتا ہے

تجسس کو ملے موقع تو ہل تیار ہوتی ہے
یقیں لوہے کو لیتا ہے تو اِک تلوار ہوتی ہے

تجسس بے ثمر دھرتی پہ فصلیں کاشت کرتا ہے
یقیں تیّار فصلوں کو محض برداشت کرتا ہے

تجسس ارض میں پنہاں خزانے ڈھونڈ لاتا ہے
یقیں ایسے خزانوں پر محض قبضہ جماتا ہے

تجسس ریگِ صحرا کو گُل و گلزار کرتا ہے
یقیں خوابوں خیالوں کے محل مسمار کرتا ہے

تجسس کو یہ دنیا گول یا خمدار لگتی ہے
یقیں کی آنکھ کو لیکن سطح ہموار لگتی ہے

Faqeer Sein

تجسس ہے کہ جو ارض و خلا تسخیر کرتا ہے
یقیں بس خواہشِ مال و متاع جاگیر کرتا ہے

تجسس خواب کو لیکر اُسے تعبیر کرتا ہے
یقیں جنت کی لمبی داستاں تحریر کرتا ہے

تجسس ہے کہ جو بیمار کو مرنے نہیں دیتا
یقیں سنگین ہے ڈرپوک کو ڈرنے نہیں دیتا

تجسس مرض پر دارُو دوا تجویز کرتا ہے
یقیں بیٹھے بٹھائے پھونک اور تعویز کرتا ہے

تجسس نِت نئے علم و ہنر ایجاد کرتا ہے
یقیں ایجاد کا مصرف مگر کچھ بعد کرتا ہے

تجسس ڈوب کر ہر بات میں تحقیق کرتا ہے
یقیں ہر ڈوبنے والے کی بس تضحیق کرتا ہے

تجسس زہر پیتا ہے تو پھر سقراط بنتا ہے
یقیں باتیں بناتا ہے بڑا بقراط بنتا ہے

Faqeer Sein

تجسس بادشاہوں کے لیے ناسُور ہوتا ہے
یقیں اکثر اطاعت میں محو مسرُور ہوتا ہے

تجسس کی انا اکثر مقیمِ طاق رہتی ہے
یقیں کی راہ میں حائل یقیں کی ناک رہتی ہے

تجسس رائیگاں لمحات پر غمگین ہوتا ہے
یقیں لمبی بحث کا ہر گھڑی شوقین ہوتا ہے

تجسس علم ہی کو زیست کا معنی بتاتا ہے
یقیں اول یقیں اور علم کو ثانی بتاتا ہے

مِرا محرم تجسس ہے مگر کہنے سے ڈرتا ہوں
یقیں کے خوف سے ہر روز جیتا اور مرتا ہوں

Faqeer Sein